بدھ 14- اکتوبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 14-اکتوبر 1998ء 22 جمادی الثانی 1419 ہجری-14 اخاء 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 228

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت الٰہی کے تقاضے

حضرت عبدالرحمان بن ابی قراد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اگر تم اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول بھی تم سے محبت کرے تو ہمیشہ سچ بولو' امانت ادا کرو اور پڑوسی سے حسن سلوک کرو۔

(مشکوۃ باب الشفقہ والرحمہ علی الخلق)

ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

خداتعالیٰ کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کرکے اس کی فرماں برداری کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اسے پہچانو اور اس پر ترقی کرنا چاہو تو درجہ احسان کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کرلینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا ان سے سلوک کرنا۔ اور اگر اس سے بڑھ کر سلوک چاہو تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو۔ نہ بہشت کی طمع نہ دوزخ کا خوف ہو۔ بلکہ اگر فرض کیا جاوے کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔ ایسی محبت جب خداتعالیٰ سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔

اور مخلوق خدا سے ایسے پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو۔ یہ درجہ سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ احسان میں ایک مادہ خود نمائی کا ہوتا ہے اور اگر کوئی احسان فراموشی کرتا ہو تو محسن جھٹ کہہ اٹھتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھ فلاں احسان کئے لیکن طبعی محبت جو کہ ماں کو بچے کے ساتھ ہوتی ہے اس میں کوئی خود نمائی نہیں ہوتی بلکہ اگر ایک بادشاہ ماں کو یہ حکم دیوے کہ تو اس بچے کو اگر مار بھی ڈالے تو تجھ سے کوئی باز پرس نہ ہوگی تو وہ کبھی یہ بات سننا گوارا نہ کرے گی اور اس بادشاہ کو گالی دے گی۔ حالانکہ اسے علم بھی ہو کہ اس کے جوان ہونے تک میں نے مرجانا ہے مگر پھر بھی محبت ذاتی کی وجہ سے وہ بچہ کی پرورش کو ترک نہیں کرے گی۔ اکثر دفعہ ماں باپ بوڑھے ہوتے ہیں اور ان کو اولاد ہوتی ہے تو ان کی کوئی امید بظاہر اولاد سے فائدہ اٹھانے کی نہیں ہوتی لیکن باوجود اس کے پھر بھی وہ اس سے محبت اور پرورش کرتے ہیں۔ یہ ایک طبعی امر ہوتا ہے جو محبت اس درجہ تک پہنچ جاوے اسی کا اشارہ ایتاءِ ذی القربی (النحل :91) میں کیا گیا ہے کہ اس قسم کی محبت خداتعالیٰ کے ساتھ ہونی چاہئے۔ نہ مراتب کی خواہش نہ ذلت کا ڈر۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 460 تا 461)

خاندان حضرت مسیح موعود میں

ولادت باسعادت

○ خداتعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے محترم صاحبزادہ مرزا توفیق احمد صاحب کو مورخہ 10- اکتوبر 1998ء بروز ہفتہ بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پوتا اور محترم نواب شاہد احمد خان صاحب ابن حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اور محترمہ صاحبزادی امتہ الشکور بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا نواسہ ہے۔ نومولود کا نام مرزا محمد احمد رکھا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی فعال عمر عطا کرے۔ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث کرے اور نیک و خادم دین بنائے۔ آمین۔

اللہ کی اطاعت اور مخلوق خدا پر شفقت کرو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

عدل کے معنی برابری کے ہوتے ہیں یعنی انسان دوسرے سے ایسا سلوک یا معاملہ کرے جیسا کہ اس کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس پر ظلم کیا جاتا ہے تو وہ اتنا بدلہ لے سکتا ہے جتنا ظلم ہوا ہے مگر اس سے زیادہ سختی نہیں کرسکتا۔ اگر اس سے کوئی شخص حسن سلوک کا معاملہ کرتا ہے تو اس کا بھی فرض ہے کہ کم سے کم اتنا حسن سلوک اس سے کرے۔

اللہ تعالیٰ سے عدل کرنے کے یہ معنے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ نیک معاملہ کیا ہے یہ بھی اس کا حق ادا کرے اور اپنے وجود سے اللہ تعالیٰ کے لئے اعتراضات کے مواقع پیدا نہ کرے۔ اسی طرح یہ کہ اس کا حق غیراللہ کو نہ دے اور شرک میں مبتلا نہ ہو کیونکہ شرک کرنا گویا خداتعالیٰ کا حق چھین کر دوسرے کو دینا ہے اور یہ ظلم ہے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم میں شرک کا نام ظلم بھی رکھا گیا ہے پس خدا کا بیٹا یا بیوی یا اس کے شریک قرار دینا عدل نہیں بلکہ ظلم ہے۔ کیونکہ ظلم اسی کو کہتے ہیں کہ ایک کا حق کسی اور کے سپرد کردیا جائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی طرف منسوب کرلینا بھی عدل کے خلاف ہے۔ مثلاً شریعت کا بنانا اور الہام الٰہی کا بھیجنا خداتعالیٰ کا کام ہے۔ اب اگر کوئی شخص خود ہی شریعت بنانے کا مدعی بن بیٹھے یا الہام نازل کرنے کا۔ جیسا کہ بہاء اللہ وغیرہ نے کیا تو وہ عدل کو توڑتا ہے۔ اگر انسان خداتعالیٰ کے ساتھ عدل کرے تو شرک' کفر اور نافرمانی سب مٹ جائیں۔

عدل سے بڑھ کر دوسرا درجہ احسان بتایا ہے احسان کا مفہوم یہ ہے کہ یہ نہ دیکھنا چاہئے کہ دوسرا ہم سے کیا سلوک کرتا ہے بلکہ اگر وہ برا سلوک کرتا ہے تب بھی ہم اس کے ساتھ اچھا ہی سلوک کریں۔ یہ مقام پہلے مقام سے بڑا ہے اور عفو۔ درگذر' غرباء کی مدد' صدقہ و خیرات اور قومی خدمات وغیرہ نیکیاں سب اس کے اندر شامل ہیں۔

علوم کی ترقی و تدوین کے لئے کوشش کرنا بھی اس کے اندر آجاتا ہے کیونکہ ان کے نتیجہ میں اپنوں اور بیگانوں کو جسمانی اور روحانی فائدہ اور آرام پہنچتا ہے۔

تیسرا مقام ایتاء ذی القربیٰ کا بتایا ہے جس کے معنے "رشتہ داروں کو دینا یا رشتہ داروں کا دینا ہے۔" اور مطلب آیت کا یہ ہے کہ بنی نوع انسان سے ایسا سلوک کرو جیسا کہ ایک رشتہ دار دوسرے رشتہ دار سے سلوک کیا کرتا ہے۔

اس سلوک سے احسان کا سلوک مراد نہیں کیونکہ احسان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس سلوک سے وہ سلوک مراد ہے جو محبت طبعی کی وجہ سے مبادلہ کے بغیر کیا جاتا ہے۔ احسان کرتے وقت تو انسان کو یہ خیال ہوتا ہے کہ فلاں شخص نے مجھ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

ہمارا چاند قرآں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی ترجمۃ القرآن کلاس

ترجمۃ القرآن کلاس نمبر1
15- جولائی 94ء

بسم اللہ کی حکمت

حضور نے سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت بسم اللہ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔

یہاں یہ نہیں فرمایا کہ باللہ بلکہ فرمایا بسم اللہ اگر محض باللہ کہا جاتا تو اس میں یہ قباحت تھی کہ "ب" "ت" اور "و" یہ تین ایسے حروف ہیں کہ اللہ کے ساتھ آئیں اور بعد میں اللہ کے آخری حرف پر جر (زیر) ہو تو یہ قسم کی علامت بن جاتے ہیں اس لئے باللہ کا مطلب یہ نہیں ہو گا کہ اللہ کے ساتھ بلکہ اللہ کی قسم۔ اور یہاں اللہ کی قسم کھانا مقصود نہیں ہے۔

دوسرے اللہ کا وجود ابھی پوری طرح متعارف نہیں ہوا اور اللہ کا مضمون بہت وسیع ہے قرآن کریم یوں ہی آگے بڑھتا ہے اللہ کا تعارف کرواتا چلا جاتا ہے تو اللہ کا نام متعارف ہے اور دنیا جانتی ہے اس لئے نام جو بھی ہے جس چیز کا بھی ہے اس کی تمام صفات کو لفظ اسم حاوی ہو جاتا ہے مراد یہ ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ جو ایک ہی واحد اللہ ہے اس کے نام کی برکت کے ساتھ۔ اس کا نام لے کر' اور ایک معنی ہے اس کی اجازت کے ساتھ۔

دو صفات

بسم اللہ کی تشریح میں صفات رحمٰن رحیم کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اس میں دو صفات نمایاں طور پر بیان فرمائی گئی ہیں ایک یہ کہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور بن مانگے دینے والا۔ کیونکہ انسان کا وجود بھی بن مانگے آیا ہے اس لئے قرآن کا آغاز کائنات کے آغاز کے حوالے سے کرنا بہت ہی پیارا کلام ہے۔ اور رحمٰن کا مطلب بے انتہا رحم کرنے والا بھی ہے اور بن مانگے دینے والے کا تعلق بے انتہا رحم کرنے والے کے ساتھ لازم و ملزوم کا تعلق ہے جو رحم میں بے انتہا نہ ہو وہ بن مانگے نہیں دیا کرتا۔

اور رحیم کا مطلب ہے بہت رحم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا تو رحمانیت یہاں آغاز کرتی ہے کائنات کا' تخلیق کا' اور انسان کا۔ وہاں اس کے ساتھ رحیمیت یہ یقین دلاتی ہے کہ

کسی ایسے رحمان خدا کے تعلق میں بات نہیں ہو رہی جو ایک دفعہ رحم کر کے بھول چکا ہو یا چھوڑ بیٹھا ہو بلکہ ایسا رحمٰن ہے جو ہمیشہ ساتھ دینے والا ہمیشہ ساتھ رہنے والا ہے۔ اس سے بہتر اللہ کا تعلق اور تعارف ممکن نہیں ہے۔

اللہ کے نام کے ساتھ

بسم اللہ کا مطلب ہے اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمٰن بھی ہے اور رحیم بھی ہے لیکن ساتھ کیا ہے؟ اس بات کا ذکر نہیں فرمایا گیا اور عموماً ترجمہ میں آپ یہ پڑھتے ہوں گے کہ شروع کرتا ہوں لکھ دیا جاتا ہے میں نے جو قرآن کریم کا ترجمہ شروع کیا ہے اس میں عمداً اس لفظ کو چھوڑ دیا ہے اور یہ بیان کیا ہے اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد رحم کرنے والا' بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس لئے چھوڑ دیا ہے کہ بہت سے مضامین پھر نظر سے رہ جائیں گے اگر ہم یہ ترجمہ کریں کہ اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں یا ہم شروع کرتے ہیں تو محض شروع کے ساتھ۔ اللہ کے نام کی برکت وہیں تک محدود دکھائی دے گی حالانکہ "ب" میں اجازت بھی شامل ہے اور لامتناہی اور برکات ہیں جو اس میں داخل ہیں صرف پڑھنے کے ساتھ نہیں بلکہ عمل کرنے میں بھی تو اللہ کے نام کی ضرورت ہے اور توفیق پانے میں بھی اللہ کے نام کی ضرورت ہے اور اس کی اجازت کے بغیر کوئی بات شروع بھی نہیں ہو سکتی۔

پس اس حرف کو جو کئی معانی اور بے حد گہرے اور وسیع الفاظ کے معانی رکھتا ہے اسی طرح کھلا رکھنا زیادہ بہتر ہے لیکن ترجمہ کے وقت آپ کا فرض ہے کہ سمجھ جائیں اور جب بھی پڑھیں تو "ب" کو موقعہ اور محل کے حوالہ سے اس کے معانی ذہن میں پہنا لیا کریں۔

اللہ کے نام کے ساتھ جب کھانا کھاتے ہیں تو کہتے ہیں بسم اللہ مراد یہ ہوتی ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ کھانا کھاتا ہوں۔ ایک مہمان آپ کے گھر آتا ہے آپ کہتے ہیں بسم اللہ۔ کہ اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہو۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں تمہاری مہمان نوازی کروں گا۔ تو اس کے معانی اگر معین نہ کئے جائیں تو انتہائی وسیع ہیں اور زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہو جاتے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

انسان

صبحدم مَطلعِ عالم سے نکلتا انساں
مہرِ انور کی طرح شان سے چلتا انساں

لڑکھڑاتا ہوا گر گر کے سنبھلتا انساں
کبھی جادہ کبھی منزل کو بدلتا انساں

عمر بھر شمع کی مانند پگھلتا انساں
نارِ ظلم و ستم و جور میں جلتا انساں

کبھی مسجودِ ملائک کبھی مردودِ ازل
خیر اور شر کے نہاں خانوں میں پلتا انساں

تارکِ لذّتِ دنیا کبھی باعزمِ صمیم
کبھی آغوشِ تمنا میں مچلتا انساں

کبھی دہشت کا مرقع کبھی تصویرِ اجل
کبھی موہوم سی آہٹ سے دہلتا انساں

کبھی یہ سرد ہے یخ بستہ چٹانوں کی طرح
کبھی لاوے کی طرح آگ اُگلتا انساں

کبھی راضی نہیں کونین کی دولت پا کر
کبھی مٹی کے کھلونوں سے بہلتا انساں

کبھی ناشکریٔ نعمت کی مجسّم تصویر
گلِ خوش رنگ کو پیروں سے مسلتا انساں

کہیں ڈاکہ' کہیں اغوا' کہیں قتلِ معصوم
کیسا پامال ہوا پھولتا پھلتا انساں

اس کی تصویر کشی کس طرح ممکن ہو سلیمؔ
لمحے لمحے میں نئے روپ بدلتا انساں

سلیمؔ شاہجہانپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر

حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود

آپ کو 313 رفقاء میں سے ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ضمیمہ انجام آتھم میں آپ کا نام 237 نمبر پر درج ہے نہ صرف یہ کہ آپ خود رفقاء میں شامل ہیں۔ بلکہ آپ کی بعض اولاد کو بھی رفیق ہونے کا شرف حاصل ہے۔

آپ کا خاندان

منشی حبیب الرحمان صاحب کا خاندان ہندو تھا شہنشاہ اورنگ زیب کے زمانہ میں آپ کے خاندان کے ایک نیک فطرت بزرگ کو اسلام کو پاک اور سچا مذہب شناخت کرنے اور قبول کرنے کی توفیق ہوئی ان کا ہندوانہ نام لال دنی چند تھا اور مسلمانوں میں عبد الدائم شہید کے نام سے مشہور ہوئے۔ جب آپ کو اسلام کی صداقت کا عرفان حاصل ہوا۔ تو دل میں اسلام کی محبت جاگزیں ہو گئی۔ آپ نے چھپ چھپ کر تلاوت قرآن کریم اور نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں۔ بالآخر والد صاحب کی اجازت سے اپنے تین بھائیوں کو ساتھ لے کر مسلمان ہو گئے۔ وہ اس وقت حکومت کے ایک معزز عہدے پر فائز تھے۔ حکومت نے ان کی قوم کا نام شیخ قانونگو تجویز کیا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔ قانونگوئی جو مالیات کا اعلیٰ عہدہ ہوتا تھا۔ وہ اسی خاندان کے لئے مخصوص کیا گیا حضرت شیخ منشی حبیب الرحمان صاحب اس خاندان کی چودھویں پشت میں پیدا ہوئے۔

آپ کے والد صاحب کا نام منشی محمد ابو القاسم اور دادا کا نام شیخ امیر علی تھا۔ شیخ امیر علی صاحب کے دو بیٹے تھے۔ محمد ولی اللہ اور محمد ابو القاسم۔ محمد ولی اللہ صاحب کو حضرت مسیح موعود کا زمانہ دیکھنے کا موقعہ ملا۔ خط و کتابت ہوئی۔ براہین احمدیہ اور بعض دوسری کتب کے مطالعہ کا موقعہ ملا۔ لیکن بیعت کی سعادت سے محروم رہے۔ حضرت مسیح موعود کی طرف سے آمدہ اشتہارات اور پیغامات احباب کو سنادیتے۔ آپ نے مخالفت نہیں کی۔ آپ کی اولاد نہ تھی۔ اور اپنے بھتیجے شیخ حبیب الرحمان صاحب کو متبنیٰ بنایا ہوا تھا۔ آپ نے شیخ صاحب کے لئے کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کی۔

آپ کی ولادت

محترم منشی حبیب الرحمان صاحب سن پیدائش کا کوئی صحیح ریکارڈ نہیں ہے لیکن آپ کی وفات کے بارے میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ یکم دسمبر 1930ء کو ہوئی۔ آپ کی عمر حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی روایت کے مطابق 70 سال ہے۔

ابتدائی تعلیم

اس وقت کے رواج کے مطابق آپ کی تعلیم کا انتظام گھر پر ہی کیا گیا۔ آپ نے پہلے قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا 7/8 سیپارے حفظ کئے۔ پھر آپ کو سکول میں داخل کروادیا گیا۔ آپ بڑے ذہین تھے۔ چوتھی جماعت میں ہی انگریزی زبان میں اتنی مہارت پیدا کرلی تھی۔ کہ انگریزی زبان میں خط و کتابت کرسکتے تھے۔

حضرت مسیح موعود سے

تعارف

آپ کا حضرت مسیح موعود سے غائبانہ تعارف براہین احمدیہ کے زمانہ سے تھا۔ کیونکہ آپ کے تایا حاجی محمد ولی اللہ صاحب کا حضرت صاحب سے براہین احمدیہ کی اشاعت کے زمانہ سے تعلق بذریعہ خط و کتابت تھا۔ محترم منشی صاحب کو حاجی صاحب نے اپنی کوئی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے متبنیٰ بنایا ہوا تھا۔ اور اس خط و کتابت میں منشی صاحب سے کام لیا جاتا تھا اور اس واسطہ سے آپ کو یہ علم ہو چکا تھا کہ مرزا صاحب اس زمانہ کے مجدد ہیں۔ چنانچہ آپ بیعت سے پہلے اپنی دینی حالت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میری یہ حالت تھی۔ کہ میں نماز کا پابند نہ تھا۔ اور تمام کنبہ میں میں ہی ایسا تھا۔ باقی سب پابند تھے" آپ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے نماز کا پابند ہونا چاہا۔ لیکن پوری پابندی نہ ہوئی۔ تب میں نے ارادہ کیا کہ کسی بزرگ سے بیعت کروں۔ تاکہ اس کی صحبت اور توجہ سے نماز کی پابندی اختیار کروں۔"

اس غرض کے لئے آپ نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سے مشورہ کیا کہ میں اپنی اصلاح اور روحانی زندگی اور پاک تبدیلی کے لئے کسی کی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس وقت مرزا صاحب نے مجدد ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے۔ اگر یہ اطمینان ہو جاوے کہ مرزا صاحب ہی صدی کے مجدد ہیں۔ تو پھر مجھے ان کی بیعت کرنی چاہئے۔"

(ماخوذ رفقاء احمد جلد دھم ص 80، 81)

اس خط کا جواب جو مولوی صاحب نے آپ کو دیا اس کا خلاصہ حضرت منشی صاحب نے جو تحریر فرمایا۔ وہ اس طرح ہے کہ گنگوہی صاحب نے تحریر کیا۔

"میں نے جناب مرزا صاحب کی تمام تصانیف تو نہیں پڑھیں۔ لیکن جس قدر پڑھی ہیں۔ ان میں یہ ایک نئی بات پائی جاتی ہے۔ کہ مخالفین کے اعتراضات کا جو جواب مرزا صاحب نے دیا ہے۔ اس کا ثبوت قرآن شریف سے دیا ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو پہلے کبھی نہیں ہوئی اس لئے مرزا صاحب بے شک و شبہ مجددمان لینے کے قابل ہیں۔

(ماخوذ از رفقاء احمد جلد نمبر 10 ص 80، 81)

آپ فرماتے ہیں کہ خط کے آنے پر میں نے قطعی فیصلہ کرلیا کہ میں حضرت صاحب کی بیعت کر لوں گا۔ لیکن اس دوران آپ کو حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مسیح موعود کرنے کا علم ہوا۔ اس پر بیعت کرنے سے رک گیا۔ لیکن تحقیق کا سلسلہ جاری رہا اسی اثناء میں آپ کو حضرت صاحب کی کتاب "فتح اسلام" مل گئی آپ کے قلب سلیم وصافی پر جو اس کتاب نے اثر کیا اس کا ذکر آپ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ

"اس کو پڑھ کر میں کیا عرض کروں۔ کہ میری کیا حالت ہوئی۔ میرا ایمان' میرا یقین اس درجہ پر پہنچا کہ گویا ایک آہنی کیل میرے قلب میں گڑ گئی۔ وہاں نہ کوئی ثبوت تھا نہ کوئی دلیل نہ نظیر' معمولی الفاظ میں دعویٰ اور دین اور موجودہ حالت کا فوٹو اور ترقی دین کی کسی قدر تدابیر مگر میرا دل تھا۔ کہ ایمان' عرفان اور یقین سے بھر گیا"

(رفقاء احمد جلد دھم ص 82)

دو خواب

حضرت منشی (حبیب الرحمان صاحب) کو اللہ تعالیٰ نے جہاں تحقیق حق کے لئے مواقع مہیا فرمائے۔ عرفان و یقین حاصل ہوا۔ وہاں آپ اپنے دو خوابوں کا اس طرح ذکر فرماتے ہیں۔ کہ

(1) ایک دن خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود پلنگ پر سرہانہ کی جانب بیٹھے ہیں۔ میں سامنے بیٹھا ہوں اسی پلنگ پر اور آپ کی ٹانگیں دبا رہا ہوں۔ اس وقت میں نے دیکھا۔ کہ آپ کی ٹانگیں مثل روئی کے نرم ہیں۔ اور ہڈی نہیں ہے۔ مجھے تعجب ہو رہا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ازالہ اوہام ابھی نہیں چھپا؟ فرمایا کہ چھپ گیا ہے کیا آپ کو ابھی نہیں ملا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے حافظ حامد علی صاحب کو اشارہ کیا اور فرمایا کہ ازالہ اوہام کی ایک جلد لاکر ان کو دے دو۔ وہ کمرہ کی طرف گئے۔ میں نے عرض کیا یہاں پینے کا پانی ہے؟ آپ نے حافظ نور احمد صاحب لدھیانوی کو فرمایا کہ ان کو پانی پلاؤ۔ حافظ نور احمد صاحب ایک پیتل کے کٹورہ میں پانی لائے وہ پانی میں نے پیا۔ بہت سرد تھا۔ پھر آنکھ کھل گئی۔

(2) اس کے بعد مجھے پھر ایک خواب آیا۔ کہ لدھیانہ کے چوڑے بازار میں ایک شخص زور سے مجھے آواز دے رہا ہے۔ کہ جلد آؤ توقف کیوں؟ اس خواب سے کشش زیادہ (سے) زیادہ ہوئی اور میں نے لدھیانہ جہاں حضرت مسیح موعود مقیم تھے جلد جانے کا ارادہ کیا۔

(رفقاء احمد جلد 10 صفحہ 85)

چنانچہ آپ دو اور ساتھیوں اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے ساتھ مارچ 1891ء میں لدھیانہ پہنچے وہاں کے حالات بتاتے ہوئے آپ لکھتے ہیں کہ "ہم چاروں دوپہر کو بارہ بجے کے بعد پہنچے تھے صحن میں چبوترہ سے نیچے دو پلنگ بچھے ہوئے تھے۔ ایک پلنگ پر حضرت مسیح موعود تشریف فرماتھے۔ اس طرح کہ قدم شریف زمین پر اور جوتا پہنے ہوئے تھے اور مہندی ریش مبارک کو لگائی ہوئی تھی۔ حافظ حامد علی صاحب اور حافظ نور احمد صاحب بھی اس مکان میں موجود تھے ان کو میں نے کچھ دیر کے بعد شناخت کیا کہ یہ خواب والے آدمی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کو میں نے دیکھ کر شناخت کرلیا وہی شکل وشباہت تھی۔ جو خواب میں دیکھی تھی۔

حضرت صاحب ہم سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ اور مجھے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کا نام حبیب الرحمان ہے۔ پھر فرمایا کہ آپ کے خط آیا کرتے ہیں۔

(رفقاء احمد جلد 10 صفحہ 86)

بیعت

جب یہ چاروں دوست حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بغرض بیعت حاضر ہوئے تو حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں ان کی بیعت قبول کرنے کی درخواست کی تو حضرت صاحب نے منشی حبیب الرحمان صاحب کے متعلق فرمایا کہ "یہ فہیم اور مستقل مزاج تو معلوم ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود مبائعین کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے۔ کہ

"بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروانہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہے۔ حضرت منشی صاحب نے اس نصیحت پر کمال رنگ میں عمل کیا۔ جب اور جتنا بھی موقعہ ملا آپ نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ سفروں کے دوران جب کبھی حضرت صاحب کے پھگواڑہ اسٹیشن سے گزرنے کا حضرت منشی صاحب کو علم ہو جاتا۔ تو نہ صرف خود بلکہ اردگرد کی جماعتوں اور افراد کو بھی اطلاع دے کر اسٹیشن پر وقت پر پہنچنے کی تحریک کرتے ان کے قیام وطعام کا انتظام کرتے۔ تاوہ بھی حضرت صاحب کی زیارت اور نصائح سے مستفیض ہو سکیں۔ اور ہر ممکن طریق سے ان کی زیارت کا موقعہ پیدا فرماتے۔ اور حضرت مسیح موعود کی بھی یہی خواہش ہوتی کہ وہ ان سے مل سکیں۔ دونوں اس ملاقات میں بے قرار دکھائی دیتے ہیں۔

مشورہ کی قبولیت

ایک دفعہ حضرت صاحب لدھیانہ سے واپس جارہے تھے اور واپسی کلکتہ میل ٹرین سے ہونے کا پروگرام بنایا گیا جب مکرم منشی صاحب کو اس کا علم ہوا کہ حضرت مسیح موعود کلکتہ میل سے واپس جائیں گے۔ تو بہت سے لوگ جو چھوٹے اسٹیشنوں پر جمع ہوں گے زیارت سے محروم ہو جائیں گے۔ اس سلسلہ میں آپ بیان کرتے ہیں کہ جب میں کپورتھلہ سے لدھیانہ صبح کو گیا تو مجھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلوم ہوا۔ کہ

دوسرے دن صبح کی کلکتہ میل میں حضرت صاحب کی گاڑی لگائی جاوے گی۔ مفتی محمد صادق صاحب اس وقت اس کی اطلاع دینے کے واسطے جا رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ بجائے اس کے اگر گیارہ بجے کی ٹرین میں روانگی ہو تو بہتر ہے۔ چھوٹے سٹیشنوں پر جو لوگ زیارت کے لئے آئیں وہ بھی محروم نہ جائیں گے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ اب طے ہو چکا ہے تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ میں نے اطلاع کرائی۔ حضرت مسیح موعود تشریف لے آئے۔ میں نے عرض کیا کہ ڈاک گاڑی کے ذریعہ آپ نے سفر کا ارادہ فرمایا ہے۔ وہ تیز چلتی ہے۔ جو آپ کی طبیعت پر گراں گزرے گا۔ اور چھوٹے سٹیشنوں پر وہ ٹھہرتی نہیں۔ جو لوگ آئیں گے وہ محروم از زیارت رہیں گے اس کے بعد ہی مسافر گاڑی جاتی ہے۔ جو ہر ایک سٹیشن پر ٹھہرتی ہے وہ مناسب معلوم ہوتی ہے۔ فرمایا بہت درست ہے اسی پر جانا چاہئے۔ مفتی صاحب کو بلائیں۔ مفتی صاحب آئے تو میرا نام لے کر فرمایا یہ ٹھیک کہتے ہیں۔ ڈاک (گاڑی) تیز چلتی ہے۔ وہ مجھے پسند نہیں اور وہ چھوٹے سٹیشنوں پر ٹھہرتی نہیں۔ اس کے بعد جو گاڑی جاتی ہے وہ بہتر ہے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب نے بیعت کنندگان کو جو نصیحت فرمائی تھی۔ کہ ملاقات کے مواقع پیدا کرنے چاہئیں۔ حضرت منشی صاحب اس کا خاص خیال رکھتے اور دوسروں کی بھی مدد کرتے تا وہ بھی اس نصیحت پر عمل کر سکیں۔ نیز حضرت صاحب بھی ایسے مواقع کو ضائع نہ کرتے جس میں لوگ آسانی سے آپ کی زیارت و ملاقات کر سکتے ہوں۔ نیز حضرت اقدس کے ایک خلق عظیم کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ اپنے مخلصین کے مشوروں کو بھی سنتے اور قدر کرتے تھے۔

حضرت منشی صاحب اپنے بچوں کو بھی خاص طور پر حضرت صاحب سے ملاتے۔ آپ خود فرماتے ہیں۔

میں ہر ایک بچے کو حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کرتا رہا۔ آپ بچوں کو شفقت سے پیار فرماتے رہے۔ جب عزیز مسعود احمد کو پیش کیا تو وہ بہت دبلا پتلا اور چھوٹا تھا حضرت صاحب نے خود اس کو اٹھا کر اپنی ران پر بٹھا دیا اور شفقت سے اس کے سر پر پیار کرتے رہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس کا نام مسعود احمد ہے یہ اپنے بھائیوں سے لڑتا رہتا ہے کہ ان کے نام تو "رحمان" پر رکھے ہیں اور میرا نام ان سب سے جدا "احمد" پر رکھ دیا ہے حضور نے مسعود کو پیار کرتے ہوئے فرمایا۔

"اچھا یہ بات ہے تو ان کا مسعود الرحمان رکھ دو۔"

سو اس دن سے اس کا نام مسعود الرحمان ہو گیا۔

(رفقاء احمد جلد 10 صفحہ 182 و 183)

جادو کچھ چیز نہیں

حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ والد صاحب کے انتقال کے بعد آپس میں مقدمات شروع ہو گئے میں ناتجربہ کار۔ مجھے بہت فکر رہتا تھا۔ میرا جو مخالف تھا ایک تو وہ مزاج کا شریر تھا۔ بلکہ احمدیوں کا دشمن، اس نے ارادہ کیا کہ میرے اوپر جادو کر کے مجھے تباہ کر دیا جائے۔ میرے دوست منشی محمد خان صاحب نے کہیں سے سن لیا کہ مرغ سفید کے ذریعہ جادو کرنا چاہتے ہیں۔ ہرچند کہ وہ ایسے خیال کے آدمی نہ تھے۔ تب بھی ان کو فکر ہوئی مجھے انہوں نے لکھا کہ اگر کوئی سفید ریش شخص سفید مرغ آپ کو دے تو نہ لینا۔ سفید ریش میرے مخالف کا آدمی تھا۔ میں جانتا تھا کہ یہ لوگ ایسے ہی بے ہودہ خیال کے آدمی ہیں۔ خان صاحب نے کہیں سے سن لیا ہے۔ گو میں جادو وغیرہ کا قائل نہ تھا۔ مگر خان صاحب کی تحریر کا میرے اوپر اثر ہوا اور رنج ہوا حضرت صاحب لدھیانہ میں تھے۔ میں حضور کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا۔ کہ میرے مخالف جو دینی اور دنیوی طور پر میرے دشمن ہیں۔ اب معلوم ہوا۔ کہ وہ میرے اوپر جادو کر رہے ہیں اگر حضور اجازت دیں تو میں سب کچھ چھوڑ دوں۔ آپ نے فرمایا کہ اس طرح اپنا حق چھوڑنا گناہ ہے۔ جس طرح دوسروں کا حق لینا گناہ ہے اس طرح اپنا حق چھوڑنا گناہ ہے۔ جادو کچھ چیز نہیں تم اس کا فکر نہ کرو اور الحمد شریف اور معوذتین زیادہ پڑھا کرو پھر کسی طرح خوف نہیں میں دعا کروں گا۔

منشی صاحب فرماتے ہیں کہ

یہ تو مجھے معلوم ہو گیا کہ مجھ پر جادو ہوا۔ مگر مجھ پر قطعاً کسی قسم کا اثر ہوا اور نہ پھر میرے دل میں اس کا خیال ہی ہوا کہ جادو کا کچھ اثر ہوا کرتا ہے۔

(از قلمی کاپی صفحہ 54 تا 56
رفقاء احمد جلد 10 صفحہ 137)

حقہ پینا ترک کر دیا

حقہ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "اس کا ترک اچھا ہے ایک بدعت ہے منہ سے بو آتی ہے۔"

(ملفوظات جلد نمبر 2 ص 329)

نیز فرماتے ہیں۔

انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں ایمان ہو اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادات کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔"

(ملفوظات جلد نمبر 9 ص 202)

حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ جس سے رفقاء کے ایک قابل رشک کردار کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ ان دنوں کا واقعہ ہے۔ جب حضور جالندھر تشریف رکھتے تھے لکھتے ہیں۔

جالندھر کی رہائش میں حضور نماز مغرب زنانہ مکان میں پڑھ رہے تھے۔ حضرت اماں جان بھی نماز میں مصروف تھیں کسی خادمہ نے حقہ رکھا اور کسی کام کو چلی گئی۔ آگ فرش پر گر گئی تو فرش کا کچھ حصہ جل گیا۔ نماز سے فارغ ہو کر دیکھا اور بجھا دیا گیا۔ اس وقت حضور نے حقہ پینے والوں سے ناراضگی سے اظہار نفرت فرمایا تو نیچے تک اطلاع پہنچی۔ کئی آدمی حقہ پیتے تھے۔ اور ان کے حقے مکان میں موجود تھے۔ جب اس ناراضگی کا ان کو علم ہوا تو سب حقہ والوں نے اپنے حقے توڑ دیئے اور پینا ترک کر دیا۔ اس دن سے جماعت کو بھی معلوم ہوا کہ حضور حقہ کو ناپسند فرماتے ہیں تو بہت سے باہمت احمدیوں نے حقہ پینا ترک کر دیا۔"

(رفقاء احمد جلد نمبر 10 ص 157)

مالی تحریکات میں حصہ

حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب نے حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے مطابق ہر ایک مالی تحریک میں شرح صدر سے حصہ لیا کوئی موقعہ انفاق فی سبیل اللہ کا ضائع نہیں فرمایا۔ ہمیشہ اس ٹوہ میں رہتے کہ کہاں اور کب امام وقت کی طرف سے کوئی مالی قربانی کی تحریک ہوتی ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو کسی مہم کے لئے رقم کی ضرورت تھی۔ حضور ان دنوں جالندھر تشریف رکھتے تھے۔ جب آپ کو اس کا علم ہوا۔ تو آپ کے پاس اس وقت جتنی نقدی گھر میں تھی لے کر حضور انور کی خدمت میں پیش کر دی اور حضور انور کی دعائیں لیں۔

(رفقاء احمد جلد دھم ص 140)

رؤیا

حضرت منشی صاحب، صاحب رؤیا بزرگ تھے۔ چنانچہ بیت الذکر کپورتھلہ کے سلسلہ میں آپ کی ایک رؤیا کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے۔ کہ ریاست کے چیف کورٹ میں جب اپیل پیش ہوئی تو فریقین کی موجودگی میں جج صاحب نے مسل دیکھ کر حکم دیا کہ یہ مسجد غیر احمدیوں نے بنائی۔ غیر احمدی ہی قابض ہیں۔ لہٰذا غیر احمدیوں کو مسجد دی جاتی ہے۔

چونکہ یہ بیت الذکر اس وقت بنی تھی جب حضرت مسیح موعود کا کوئی دعویٰ تھا نہ ہی کوئی جماعت۔ اس لئے اس وقت احمدی اور غیر احمدی کا کوئی جھگڑا نہ تھا۔ لیکن اسے بنانے والے حاجی محمد ولی اللہ صاحب تھے۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اور اس بیت الذکر کا متولی آپ کا بھتیجا اور متبنیٰ منشی حبیب الرحمان تھے جو اب احمدی ہو چکے تھے۔

بہرحال اس اعلان کے بعد ایک دو دن میں فیصلہ لکھا جانا تھا۔ منشی حبیب الرحمان صاحب نے جو اس متنازع بیت الذکر کے جائز وارث اور متولی تھے رات کو خواب میں دیکھا۔ کہ یہ حاکم ہماری بیت الذکر کا فیصلہ کرنے والا نہیں ہے۔ کوئی اور حاکم ہے جو اس کا فیصلہ کرے گا۔

اس خواب کی بھی خوب تشہیر کی گئی۔ پھر ایسا اتفاق ہوا کہ کثرت مقدمات کی وجہ سے تاریخیں بدلتی رہیں اور اس حاکم کو توفیق نہ ملی کہ فیصلہ لکھ سکتا۔ اس پر چھ ماہ کا عرصہ گزر گیا ایک دن وہ حاکم عدالت میں جانے کی تیاری میں تھا۔ کہ اچانک حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہو گیا اور ایک دوسرے جج نے احمدیوں کے حق میں فیصلہ دیا۔

اس طرح حضرت مسیح موعود کی بات بھی پوری ہوئی کہ

"اگر میں سچا ہوں اور میرا سلسلہ سچا ہے تو بیت الذکر تمہیں ضرور ملے گی۔"

ناصر احمد خان صاحب

خون کا عطیہ

خون کا عطیہ دینا ایک سماجی خدمت ہے۔ ارشاد پاک ہے کہ جس نے ایک انسان کی جان بچائی گویا اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی اس نقطہ نظر سے خون کا عطیہ گویا زندگی کا عطیہ ہے۔

ہمارے ملک میں خون کا عطیہ دینے کی تحریک وہ پذیرائی حاصل نہ کر سکی جو کہ دوسرے ممالک میں اس تحریک کو حاصل ہوئی۔ ان ممالک میں خون کا عطیہ رضاکارانہ طور پر جمع کیا جاتا ہے۔ ریڈ کراس (Red Cross) اور دوسرے ادارے پوری دنیا میں یہ کام سرانجام دے رہے ہیں بعض ممالک میں حکومتیں یہ کام کرتی ہیں۔ مگر جو کام غیر سرکاری تنظیمیں کرتی ہیں اس طرح کا کام سرکاری ادارے نہیں کر سکتے کیونکہ ان اداروں کو بعض خصوصی قیود میں رہ کر کام کرنا ہوتا ہے۔ پاکستان میں خون کا عطیہ دینے کا باقاعدہ سلسلہ 1960ء میں شروع ہوا۔

جو شخص خون کا عطیہ حاصل کرنے کے لئے لوگوں کو آمادہ کرے اس میں تین خوبیاں ہونی چاہئیں۔

He should be medico' socio and deplomate

ہمارا جسم خون بنانے کا کارخانہ ہے اور اگر ہم خون کا دسواں حصہ عطیہ کر دیں تو اس سے ہماری صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ خون دینے والے شخص کی عمر 18 سے 60 سال کے درمیان ہونی چاہئے۔ اس شخص کا وزن اور صحت نارمل ہو۔ اسی طرح ہر تین ماہ کے بعد خون کا عطیہ دیا جا سکتا ہے۔ اس سے صحت پر کوئی مضر اثر مرتب نہیں ہوتا۔

بہرحال خون مہیا کرنے والے شخص اور ادارے کی ذمہ داری ہے کہ وہ معیاری اور صحت مند خون مہیا کرے۔ نیز حکومت کو بھی چاہئے کہ وہ معیاری خون مہیا کرنے کے متعلق مناسب قانون بنائے کیونکہ اگر بیمار خون کسی کو لگا دیا جائے تو وہ بجائے صحت یاب ہونے کے مزید بیمار ہو جائے گا۔ نیز جس جگہ خون لیا جائے وہ جگہ صاف ستھری اور ماحول خوشگوار ہونا چاہئے۔ اسی طرح خون کو محفوظ رکھنے کے لئے کنٹرولڈ ٹمپریچر درکار ہوتا ہے۔ بلڈ بینک میں کام کرنے والے شخص کا ماہر اور تربیت یافتہ ہونا از حد ضروری ہے۔ اسی طرح بلڈ بینک میں خون کی سکریننگ کا بھی انتظام ہونا چاہئے تاکہ معلوم ہو سکے کہ عطیہ دینے والے شخص کو یرقان یا ایڈز تو نہیں۔

ہمارے ہاں ایک غلط رجحان تازہ خون حاصل کرنے کے بارے میں بھی پایا جاتا ہے۔ یہ غلط فہمی ہے۔ خون 35 دن تک تازہ ہی رہتا ہے۔ صرف نومولود بچوں کو یہ خون نہیں دیا جا سکتا۔

(ماخوذ از روزنامہ جنگ 7 جولائی 1998ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمت دین کے ساٹھ سال

انعامات خداوندی

محترم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے سابق انچارج خلافت لائبریری ربوہ

خاکسار کی پیدائش اواخر دسمبر 1915ء میں موضع جھنگڑ کلاں تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیار پور پنجاب انڈیا میں ہوئی (تعلیمی کاغذات کے مطابق 5 مارچ 1916ء ہے) خاکسار کے والد ماجد چوہدری عبدالرزاق صاحب بھٹی جون 1918ء میں بمقام پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور میں مکان کی چھت کے نیچے آکر فوت ہو گئے۔ میری عمر اس وقت قریباً اڑھائی برس کی تھی۔

میری والدہ ماجدہ چراغ بی بی صاحبہ مرحومہ کو ابتدائی ایام میں ہی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیعت سے مشرف ہونے کی سعادت حاصل ہو گئی تھی۔ میرے والد صاحب محترم چوہدری عبدالرزاق صاحب بھٹی نے 1906ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریری بیعت کی۔ بیعت سے قبل بھی آپ بے حد عابد و زاہد تھے اور اکثر دریا کے پانی میں کھڑے ہو کر عبادت کرتے اور چلہ کشی بھی کرتے تھے۔

ہمارے خاندان میں سے ہمارے نانا جان حضرت منشی محمد وزیرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر (مکیریاں ضلع ہوشیار پور کے رہنے والے تھے) براہین احمدیہ کا ابتدائی اشتہار ملنے پر کتاب کے خریدار بنے اور حضرت بانی سلسلہ کے دعاوی پر ایمان لا کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین سو تیرہ رفقاء میں شامل ہوئے آئینہ کمالات اسلام اور انجام آتھم میں ان کا اسم گرامی شائع شدہ ہے۔ آپ کو سب سے پہلے باقاعدہ جلسہ سالانہ 1892ء میں بھی اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی جن کے اسماء گرامی ضمیمہ آئینہ کمالات میں شائع شدہ ہیں۔

1904ء کے زلزلہ کانگڑہ کے موقع پر آپ بھاگسو کانگڑہ کے مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے بورڈنگ بھی آپ کی نگرانی میں تھا زلزلہ سے چند لمحات پہلے ہی الٰہی بشارت کے تحت بورڈنگ کے سارے طلباء کو عمارت سے باہر نکال لیا اس طرح پر آپ اور جملہ طلبہ (جن میں آپ کے برادرزادہ ماسٹر عطا محمد صاحب مرحوم والد نسیم سیفی صاحب شامل تھے) زلزلہ سے محفوظ رہے۔

ہماری والدہ محترمہ چراغ بی بی صاحبہ خالہ کرم بی بی صاحبہ خالہ مہتاب بی بی صاحبہ اور خالہ استانی برکت بی بی صاحبہ اور اکلوتے ماموں محمد عزیز الدین صاحب کو بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیعت کا شرف حاصل ہوا اس طرح یہ سبھی آپ کے رفقاء میں شامل ہوئے۔

ہماری والدہ محترمہ نے بیوگی کے ایام نہایت صبر اور ہمت کے ساتھ گزارے آپ کو علاوہ دینی تعلیم کے طب میں بھی دسترس تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفا بھی رکھی تھی ہمارا گاؤں جس کی اکثریت سکھوں اور ہندوؤں پر مشتمل تھی اور مسلمان بہت تھوڑی تعداد میں تھے سب کے سب ہی ہماری والدہ صاحبہ کا بے حد احترام کرتے اور اپنے علاج کے لئے آپ کے پاس آتے اور شفا پاتے۔ ہمارے گاؤں میں صرف ہمارا ہی گھر احمدیت کے نور سے منور تھا۔ دودھیال کے لوگوں کو ابتدائی ایام میں اس نور سے حصہ نصیب نہ ہوا۔ البتہ خلافت ثانیہ کے دور میں بعض افراد کو جماعت میں شامل ہونے کی توفیق مل گئی۔ لیکن ننھیال کے تمام کے تمام افراد اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ کے مخلص خادم ہیں۔

خاکسار نے ابتدائی تعلیم پرائمری تک اپنے گاؤں موضع جھنگڑ کلاں کے سرکاری سکول میں حاصل کی۔ 1926ء میں مجھ سے بڑے بھائی چوہدری محمد شریف صاحب (سابق مربی بلاد عربیہ) جو اس وقت خود بھی مدرسہ احمدیہ قادیان کے طالب علم تھے کی تحریک پر والدہ صاحبہ نے مجھے قادیان بھجوا دیا اور میں مدرسہ احمدیہ قادیان کی پہلی جماعت میں داخل ہوا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے 1935ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور کے امتحان مولوی فاضل میں تیسری پوزیشن حاصل کی ازاں بعد جامعہ احمدیہ کی (مربیان) کلاس میں داخلہ لیا۔ 1931ء میں حضرت المصلح الموعود نے وقت کی ضرورت کے پیش نظر نوجوانوں کی جسمانی تربیت کے لئے احمدیہ کور قائم فرمائی جس کے نگران اعلیٰ حضرت مرزا شریف احمد صاحب تھے خاکسار کو اس میں شمولیت کا موقعہ ملا اور تربیت مکمل کی اور قادیان میں ہیضہ کی وباء کے ایام میں دن رات خدمت کے مواقع حاصل رہے۔

1934ء میں حضور نے نیشنل لیگ کور کے قیام کا فیصلہ فرمایا جس میں خاکسار کو نہ صرف شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی بلکہ اپنے محلہ دارالرحمت قادیان کے نوجونوں کے دستہ کے افسر کمانڈر کی حیثیت سے خدمات کا موقع ملتا رہا 1934ء سے 1946ء تک ہر جلسہ سالانہ مجلس شوریٰ کے مواقع پر حفاظت خاص میں ڈیوٹی انجام دینے کی توفیق پائی۔ لوائے احمدیت بننے پر اس کی حفاظت کے لئے بھی ڈیوٹی ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

1938ء میں (مربیان) کلاس کا امتحان دینے کے بعد حضرت المصلح الموعود کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا تو حضور نے ازراہ شفقت میرا وقف منظور فرماتے ہوئے 7۔جون 1938ء سے مجھے واقفین میں شامل فرما دیا اور شروع میں دارالواقفین میں صرف ونحو کی تعلیم کی تکمیل اور دسویں جماعت کی انگریزی کا امتحان پاس کروایا۔ ان امتحانات میں بھی جبکہ ہر مضمون میں سو فیصدی نمبر حاصل کرنا لازمی تھا ہر دفعہ ہی پہلی مرتبہ کامیابی نصیب ہوتی رہی۔ دسویں جماعت کے انگریزی کے امتحان میں بھی نہ صرف دیگر واقفین کے مقابلہ میں میرے نمبر زیادہ تھے بلکہ ضلع بھر میں انگریزی کے نمبر میرے زیادہ تھے۔

1938ء میں حضور نے نوجوانوں کی تنظیم "خدام الاحمدیہ" قائم فرمائی جس کے ابتدائی ممبران میں خاکسار بھی شامل ہوا اور اس میں مختلف عہدوں (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ایڈیٹر خالد اور قائمقام نائب صدر اس وقت صدر مجلس خود حضور ہی ہوتے تھے) تک خدمات بجا لانے کی توفیق ملتی رہی۔

1943ء سے 1947ء تک حضو... فیصلہ کے تحت منطق و فلسفہ حدیث میں تخصص کے لئے دہلی دیوبند اور لاہور جا کر مجوزہ نصاب مکمل کیا انہی ایام میں تقسیم ملک کا مسئلہ تھا اور حفاظت مرکز کے تحت مختلف خدمات کرنے کا شرف حاصل ہوا چنانچہ ماحول قادیان کے مسلم دیہات کی خبر گیری کے لئے منارۃ المسیح پر O.P کی ڈیوٹی کا بھی موقعہ ملتا رہا۔

اگست 1947ء میں قادیان کے ہندوستان میں رہنے کا فیصلہ ہوا تو حضور نے حضرت اماں جان و دیگر خواتین مبارکہ کے قافلہ کے ساتھ خاکسار کو بھی لاہور بھجوا دیا جہاں حضور انور کی تشریف آوری پر صدر انجمن احمدیہ کا قیام عمل میں آیا جس کے ابتدائی ممبران میں خاکسار کی بھی نامزدگی کا فیصلہ فرمایا ان ایام میں روزانہ اجلاس ہوتے تھے جن کی کارروائی قلمبند کر کے متعلقہ ممبران تک پہنچائی جاتی رہی۔ یہ کام بھی کافی عرصہ تک خاکسار کے ذمہ رہا۔ علاوہ ازیں مختلف علاقوں سے آنے والے مہاجرین کے طعام و قیام کے سلسلہ میں بھی ڈیوٹی دیتا رہا۔ نیز قادیان کے درویشوں کے لئے رسد اور ضروری اشیاء بھجوانے کی ڈیوٹی بھی رہی۔

1948ء میں فرقان بٹالین کے قیام پر رضاکاروں کے لئے ضروری سامان وردیوں کی نگرانی بھی میرے ذمہ ہی تھی جو بفضلہ تعالیٰ احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق ملتی رہی۔

اکتوبر 1948ء سرزمین ربوہ کے افتتاح کے لئے خیموں اور چھولداریوں کے انتظام میں بھی خاکسار شامل تھا چنانچہ سرزمین ربوہ میں پہلی رات اپنے ہاتھ سے چھولداریاں لگا کر بسر کرنے کی سعادت بھی پائی اور ربوہ کے چاروں کونوں پر جو بکرے ذبح کئے گئے ان میں سے ایک بکرا دارالصدر شمالی میں مکرم ملک عمر علی صاحب مرحوم کے مکان کے قریب خاکسار نے ذبح کیا۔

دسمبر 1948ء سے جون 1950ء تک فرقان بٹالین کے محاذ باغ سر آزاد کشمیر رہا اور جون 1950ء تک بٹالین کا ایڈجوٹنٹ رہا۔ اسی دوران متارکہ جنگ کی حد بندی کا مسئلہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے باحسن رنگ طے کرنے کی توفیق ملی جس کے نتیجہ میں علاقہ سماہنی اور ارد گرد قریباً چھ سات میل کا رقبہ آزاد کشمیر میں شامل رہا۔

فرقان بٹالین سے فراغت کے بعد حضور نے جامعۃ المبشرین میں تقرر فرمایا جہاں ایک [illegible] سال خدمت کا موقع ملا۔ 1952ء میں حضور انور نے ازراہ شفقت اپنی لائبریری کا انچارج نامزد فرمایا اور ساتھ ہی شوریٰ 1952ء میں صدر انجمن کی لائبریری لائبریری نور بھی خلافت لائبریری میں مدغم فرمادی اور دونوں لائبریریوں کی مجموعی کتب کا خاکسار کو بطور انچارج نامزد فرمایا۔

1953ء میں فسادات پنجاب کی تحقیقات کے لئے جو کمیشن قائم ہوا اس میں جماعت احمدیہ کے وکلاء کو ہر قسم کے حوالہ جات اور متعلقہ مواد بروقت مہیا کرنا خاکسار کا فرض تھا سو الحمد للہ کہ اس فرض کو بھی باحسن رنگ انجام دہی کی توفیق پائی۔

1960ء میں پرائیویٹ طور پر بی اے کے امتحان پاس کیا۔ 61-1960ء میں پنجاب یونیورسٹی میں لائبریری سائنس کی ڈپلومہ کلاس میں داخلہ لیا یہ داخلہ ملنا بھی اعجازی رنگ میں تھا حضرت قاضی محمد اسلم صاحب کی ذاتی کوششوں سے داخلہ مل سکا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے لائبریری سائنس کا کورس مکمل ہونے پر ڈپلومہ حاصل کیا۔

1964ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پہلی ایم اے عربی کلاس میں پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایم۔اے عربی میں پہلی پوزیشن حاصل ہوئی اور کالج کی طرف سے رول آف آنر کے اعزاز کا مستحق قرار دیا گیا۔ 1965ء میں یونیورسٹی کے قواعد کے تحت M.O.L کی ڈگری حاصل کی 1952ء سے 1983ء تک بطور صدر محلہ دارالرحمت شرقی خدمات بجالاتے رہنے کی توفیق پائی اور ساتھ ہی 1956ء سے 1973ء تک علاوہ خلافت لائبریری کے فرائض کے بطور صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ بھی فرائض ادا کرتے رہنے کی توفیق پائی۔ 1974ء میں ریلوے سٹیشن ربوہ کے ہنگامہ کے دوران مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر عمومی گرفتار ہو گئے ان کی غیر حاضری میں بھی صدارت عمومی کے جملہ فرائض میرے ذمہ ہی تھے اس اثناء میں اسیران راہ مولیٰ کو سرگودھا میں ان کی تمام ضروریات مہیا کرنا بھی خاکسار کے ذمہ ہی تھا۔

1984ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خلاف شرعی عدالت میں مقدمہ کی تیاری کے سلسلہ میں وکلاء کی دن رات خدمت کی گئی اور ہر قسم کا مطلوبہ مواد موقعہ پر مہیا کر کے پیش کیا گیا۔ 1952ء سے 1983ء تک جلسہ سالانہ کے ناظم تصدیق پرچی خوراک کا ... میرے ذمہ رہا۔ 1992ء سے تاحال نائب افسر جلسہ سالانہ کے طور پر بھی خدمت کا موقعہ ملتا چلا آرہا ہے 1989ء میں صد سالہ جشن تشکر کے بارہ میں گورنمنٹ کے فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ لاہور میں اپیل کے سلسلہ میں تمام ضروری کتب ولٹریچر اور حوالہ جات مہیا کرنے کی بھی توفیق پائی۔

خلافت لائبریری نئی عمارت میں منتقل ہونے تک 1972ء خلافت لائبریری کے سٹاف میں میرے علاوہ صرف دو کلرک اور دو مددگار کارکن تھے جبکہ لائبریری کے فرائض کے علاوہ شعبہ تاریخ اور شعبہ زود نویس کے کام کی نگرانی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممالک عالم

جاپانی سے ترجمہ از مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب

جاپان کا موسم اور آب و ہوا

براعظم ایشیا کے مشرق میں شمال مشرق سے جنوب مغرب کی طرف کمان کی شکل میں پھیلے ہوئے سلسلہ وار جزیروں کا ملک جاپان ہے جو تقریباً تین ہزار کلومیٹر کی لمبائی میں چھوٹے بڑے قریباً چار ہزار جزیروں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے چار جزیرے ہونشو (Hon shu) ہوکائی دو (Hokkaido) کیوشو (Kyushu) اور شکوکو (Shikoku) پورے ملک کے رقبہ تین لاکھ ستر ہزار مربع کلومیٹر کے 98 فیصد سے زیادہ حصہ پر مشتمل ہیں۔

ہونشو، کیوشو اور شکوکو کے جزائر نسبتاً گرم حصہ میں شمار ہوتے ہیں اور موسمی اعتبار سے تقریباً گرم شمار کئے جاتے ہیں جہاں موسم گرما مرطوب گرم ہوتا ہے۔ جنوبی سطح سمندر پر تیرنے والے اوگاساوارا (Ogasawara) اور اوکی ناوا (Okinawa) وغیرہ کے جزیرے جغرافیائی لحاظ سے بھی گرم علاقہ سے قریب ہیں اور یہاں مونگے کی چٹانوں کے جزیرے بھی بہت ہیں۔

اوکی ناوا پریفکچر کے (Ishikagijima) اشی کاگی جیما میں ماہ جنوری کا اوسط درجہ حرارت قریباً 5ء17 ڈگری ہے جو کہ ہوکائی دو کے مشرقی کنارہ پر موجود شہر (Nemuro) نے مورو کے اگست کے اوسط درجہ حرارت سے برابر ہے۔

جاپان کو عرض بلد کے نسبتاً نچلے حصہ میں واقع ہونے کے لحاظ سے سرد ملک کہنا بھی درست ہے۔ ہوکائی دو کا جزیرہ اور ہونشو کا شمالی حصہ سائیبریا کی طرف سے آنے والی موسمی ہواؤں اور جاپان کے مشرقی سمندر پر Chishima کی طرف سے جنوب کو چلنے والی سرد ہواؤں کی وجہ سے شدید سردی کی لپیٹ میں رہتا ہے۔ مثلاً 44 ڈگری شمال کے اعتبار سے اگر دیکھیں تو جنوبی فرانس یا مناکو کے اردگرد کے علاقوں سے برابر کی سطح پر ہونے کے باوجود اسی ڈگری پر موجود (Asahigawa) آساہی گاوا شہر میں کم از کم درجہ حرارت منفی 41 بھی ریکارڈ کیا گیا ہے (Abashiri) آباشیری وغیرہ میں Ohotsuk Sea کی سطح جنوری کے آخر سے لے کر مارچ تک ایک حد تک منجمد ہو جاتی ہے۔

ہونشو میں موسم سرما کے دوران بحیرہ جاپان کی طرف آئے دن موسم ابر آلود یا برف باری کا رہتا ہے۔ جبکہ بحرالکاہل کی اطراف میں اس کے برعکس مسلسل کئی کئی روز تک موسم بالکل صاف رہتا ہے اس طرح مغربی طرف میں زیادہ اور مشرقی طرف میں کم موسمی دباؤ کی تقسیم سے براعظم کی بلندی سے چلنے والی تیز سرد ہوائیں شمال کو بہتے ہوئے بحیرہ جاپان کے قدرے گرم ہواؤں والے آسمان پر پانی کی بھاری مقدار لئے ہوئے برفانی بادل کی صورت اختیار کر جاتی ہیں اور شمالی علاقہ کو مرکز بنا کر سمندر کے قریبی علاقوں میں شدید برف برساتی ہیں۔ خاص طور پر شمال مغرب میں ذخیرہ آب بننے والے پہاڑی سلسلہ کی ڈھلوانوں پر بہت زیادہ برف پڑتی ہے اور اکثر 5 میٹر سے زیادہ بلند برف جم جاتی ہے بحرالکاہل کے کنارے بسنے والے لوگوں کے لئے ناممکن القیاس برف سے یہ مقابلہ آزمائی بہار تک جاری رہتی ہے۔ لیکن یہ برف بہار سے گرما تک کے لئے پانی کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ثابت ہوتی ہے۔ جس میں سے ایک بڑا حصہ آب ضرورت کے مطابق، چاول کی پیداوار پن بجلی اور شہروں کے لئے صاف پانی کے حصول کا قیمتی ذریعہ بن جاتا ہے۔

ملک جاپان میں پہاڑی علاقہ پورے ملک کے رقبہ کا 3/4 ہونے کی وجہ سے زرخیز زرعی زمین 15 فیصد سے بھی کم ہے۔ شہروں کی موجودہ ترقی یافتہ آبادکاری کے باوجود ابھی بھی ملک کے 67 فیصد حصہ پر جنگلات پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ جنگلات بھی بہت سے حوادث اور نقصانات سے محفوظ رکھنے اور پانی کا ذخیرہ مہیا کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

جزیروں پر پھیلے ہوئے پتلی اور لمبوتری شکل کے ملک جاپان کے وسط میں کئی پہاڑی سلسلے بھی موجود ہیں جن کی وجہ سے دریا تنگ اور تیز رو ہیں۔ مزید برآں بارش اور طوفان کی شدت سے آب باراں چند دنوں میں ہزار ملی میٹر سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ ایک گھنٹہ میں سو ملی میٹر کی رفتار سے آبشار کی طرح برسنے والی تیز بارش سے زمین کے کٹاؤ کے حادثات بھی ہوتے ہیں اگر یہ جنگلات نہ ہوں تو ان بھاری بارشوں کا پانی ایک دم میں ہی نیچے بہہ کر نچلی زمینوں میں سیلاب پیدا کر سکتا ہے۔ اسی وجہ سے جاپان کے پرانے لوگ پہاڑوں پر درخت اگاتے اور جنگلات کی حفاظت کرتے چلے آئے ہیں لیکن موجودہ دور میں پرانے لوگوں کے بوڑھا ہو جانے اور نئی نسل کے جنگل کے کام میں عدم دلچسپی کی وجہ سے جنگلات آہستہ آہستہ اجڑنے لگے ہیں۔

جاپان کے جزیروں میں جگہ جگہ آتش فشاں پہاڑ موجود ہیں جن میں سے عام طور پر معروف پہاڑ بھی 200 سے زائد ہیں۔ ان میں سے اکثر فوجی پہاڑ کی طرح ہزارہا سال کے عرصہ میں کئی بار خطرناک لاوا اگلنے کے بعد اپنی موجودہ صورت میں قائم ہیں اور بعض ابھی بھی زندہ حالت میں موجود ہیں ٹوکیو کے شمال مغرب میں 150 کلومیٹر کے فاصلہ پر موجود Asama پہاڑ، کیوشو کے جنوبی حصہ میں Sakurajima وغیرہ کے پہاڑ ابھی بھی بعض اوقات دس ہزار میٹر سے بلند دھواں اگلتے ہیں اور ایک وسیع علاقہ میں آتش فشاں پہاڑ کی راکھ گراتے ہیں۔

Kanto Hirano کے علاقہ میں اردگرد کے آتش فشاں پہاڑوں سے نکلنے والی راکھ کے جم جانے سے سرخ مٹی کی تہہ بعض جگہوں پر 6 سے 8 میٹر سے بھی زیادہ موٹی ہو چکی ہے یہ Kanto Rome Layer کہلاتی ہے جس کا ٹوکیو اور یوکوہاما کی طرف نظر آنے والا تقریباً تمام علاقہ فوجی پہاڑ کے لاوا کا حصہ ہے۔ جس سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ پہاڑ اپنی آتش فشانی کے وقت کس قدر خوفناک رہا ہوگا اور کس ناقابل اندازہ مشکلات میں قبل از تاریخ کے لوگ زندگی گزارتے چلے آئے ہوں گے۔

بعد از تاریخ بھی اس شدت کے لاوا کا ریکارڈ قائم کرنے والے پہاڑ کم نہیں ہیں۔ فوجی پہاڑ نے آخری لاوا 1717ء میں اگلا اور آج کل جنوب مغربی جاپان کے وسط میں نظر آنے والا پہاڑ Hoei اسی لاوا کے باعث وجود میں آیا تھا۔

685 سال پہلے 30 بار سے زائد مسلسل لاوا اگلنے والے پہاڑ Asama کے 1783ء میں بڑے دھماکے کے وقت ایک بستی Kan Bara Mura پلک جھپکنے میں تحت الثریٰ والنار مدفون ہو گئی تھی۔ ہنگامی بچاؤ کے راستہ کی چند سو پتھر کی سیڑھیاں بمشکل عبور کر کے خطرہ سے باہر نکل آنے والے 570 لوگوں میں سے صرف 93۔ افراد تھے جن کا پتہ موجودہ زمانہ میں آثار قدیمہ کی تختیوں سے ملتا ہے۔

Showa دور حکومت کے زمانہ میں کئی آتش فشاں پہاڑ دریافت ہوئے ہیں جن میں ہوکائی دو کا Showa Shinzan پہاڑ مشہور ہے۔ سال 1943ء کے اواخر میں USU پہاڑ کے مشرقی کھیتوں کی زمین پھولنی شروع ہوئی اور دو سال میں سطح سمندر سے 408 میٹر بلند قامت پہاڑ کی شکل اختیار کر گئی۔ یہ پہاڑ Showa Shinzan خوش قسمتی سے خطرناک دھماکوں کی قسم کا پہاڑ یا کسی بڑے نقصان کا باعث ثابت نہیں ہوا۔

اسی طرح کے حیران کن پہاڑوں میں سمندر کی تہہ کے نیچے سے اچانک لاوا اگل کر نئی زمین بنانے والے زیر سمندر آتش فشاں پہاڑ بھی ہیں چنانچہ Myojinsho (1952ء) Nishino Shima Shinto۔ انہی اقسام کے پہاڑ ہیں Myojin Sho پہاڑ نے بارہا لاوا اگلنے کے بعد دوبارہ اپنا چہرہ سمندر کے اندر چھپا لیا ہے جبکہ Nishino Shima Shinto پہاڑ ابھی مختلف جانوروں کا مرگھٹ بنا ہوا ہے۔

آتش فشاں پہاڑ کے لاوا کے ساتھ بہنے والی سیال راکھ یا برس کر جم جانے والے ہلکے پتھر اور پہاڑی راکھ وغیرہ براہ راست نقصانات پہنچانے کے علاوہ زمین پر موٹی تہہ کی صورت میں جم جانے کے بعد زرعی پیداوار کے لئے روک بن جاتے ہیں۔ شمالی جاپان میں متعدد بار پڑنے والا قحط بھی Asama پہاڑ وغیرہ کے بڑے لاوا اور اس کی موٹی تہہ کے جمنے کی وجہ سے بیان کیا جاتا ہے۔

اس طرح سے آتش فشاں پہاڑ کا لاوا اپنے ساتھ بہت سے نقصانات لازم کئے ہوئے ہے لیکن اس کے برعکس آتش فشاں پہاڑ میں لوگوں کے لئے ایک خوبصورت کشش بھی موجود ہے اور وہ ہیں وسیع آسمان میں بلند ہونے والے آگ کے بگولے کا منظر، پہاڑ کے ترچھے عمودی دامن کی خوبصورتی، شفاف نیلی جھیلیں، جمی ہوئی سیال راکھ کے میدان اور جگہ جگہ سے پھوٹنے والے گرم پانی کے چشمے۔

موجودہ دور میں معروف آتش فشاں پہاڑوں کی جگہوں پر نیشنل پارک بنا دیئے گئے ہیں جہاں کثرت سے تفریح و سیاحت کرنے والے آتے ہیں اور Asama Taka hara جیسے علاقہ میں دو سو سال قبل خوفناک لاوا سے بپا ہونے والی قیامت کو ایک خواب کی طرح فراموش کر کے وہاں رنگارنگ کے بے شمار استراحت کدے اور تفریح گاہیں بنائی جا رہی ہیں۔

بحرالکاہل میں جاپان کے جزیروں کے ساتھ ساتھ Deep Hole کہلانے والی سمندر کی تہہ میں گہری، موٹی اور لمبی دھار نما لہر کئی ہزار کلومیٹر تک چلی آتی ہے خاص طور پر ہوکائی دو اور ہونشو کے گہرے سمندر کی یہ جاپانی "ڈیپ ہول" اور اس کے جنوب میں پائی جانے والی اوگاساوارا (Ogasawara) اور ماریانا (Mriana) کی دونوں "ڈیپ ہول" بہت بڑی اور سات، آٹھ ہزار میٹر سے لے کر دس ہزار میٹر سے زیادہ گہری ہیں۔ اسی طرح فلپائن ڈیپ ہول اور اوکی ناوا ڈیپ ہول سے ملنے والی ایک اور ڈیپ ہول شمال کی طرف بہتے ہوئے فوجی پہاڑ کے بالکل جنوب میں سرگاوان (Suru Gawan) کے حصہ سمندر سے ملتی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ بحرالکاہل کی طرف میں یکے بعد دیگرے آنے والے بڑے زلزلے سب انہی ڈیپ ہولز کے ماحول سے اٹھتے ہیں تو یہ کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ زمینی سائنس کے علم کی ترقی کے ساتھ ساتھ 1960ء کے نصف آخر سے بڑے زلزلوں یا آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے کی وجوہات درجہ بدرجہ روشن تر ہوتی گئی ہیں۔

جزیروں کا ملک جاپان براعظم ایشیا کے بالکل نیچے بہنے والی ایشیا پلیٹ کے کنارے پر واقع ہے اس کے نیچے جنوب کی طرف سے فلپائن پلیٹ اور مشرق کی طرف سے بحرالکاہل پلیٹ ایک سال میں قریباً 10 سنٹی میٹر کی رفتار سے اندر کو سرکتی ہیں۔ اور اس لمحے اس پلیٹ کے سرکنے کے رخ کی طرف والی پلیٹ کسی دوسرے رخ کو دوسری پلیٹ کی طرف نیچے کو گھستی ہے۔ اس عمل کے تکرار سے اوپر کو اٹھنے والی پلیٹ ایک ایسی حد تک اوپر آ جاتی ہے جہاں یہ اپنا وزن برابر نہیں رکھ سکتی اور ایک دم نیچے کو واپس گرتی ہے۔ اس جھٹکے سے قریباً 8 ڈگری کے لگ بھگ کا زلزلہ پیدا ہوتا ہے۔

سمندر کی تہہ میں رونما ہونے والے اس طرح کے طاقتور زلزلے قریبی زمین پر ایک بڑے وسیع ماحول میں عمارات، پل، سڑکوں اور ریلوے لائنوں وغیرہ کو ہی نہیں بلکہ سمندر میں بڑی بڑی لہریں پیدا کر کے ساحل سمندر کے علاقہ جات کو بھی بڑا بھاری نقصان پہنچاتے ہیں۔

موجودہ دور کے شماریاتی اندازوں کے مطابق (Surugawan) سرگاوان حصہ سمندر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ منسلک (Tokai) مشرقی سمندر کا علاقہ ایک بہت بڑے زلزلہ کا مرکز بن سکتا ہے اس وجہ سے سروگاوان کے اندر یا اس سے ملحقہ علاقوں میں زیادہ سے زیادہ ریڈار نصب کئے جارہے ہیں جن سے براہ راست رابطہ کے ذریعہ ٹوکیو کے دفتر محکمہ موسمیات کے اندر بیٹھے بٹھائے اس علاقہ کے سمندری موسم کی خبریں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

توکائی کا زلزلہ بہت قریب آنے پر حکومت کی طرف سے تنبیہی اعلانات کرنے کا انتظام ہے۔ لیکن محض موسم کی خبروں پر انحصار کرکے خالی ہاتھ بے فکری سے بیٹھ رہنا بھی درست نہیں ہے Tokai کے زلزلہ سے متعلق یہ جدید سہولتیں فراہم ہونے کے باوجود بھی سو فیصدی طور پر یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ زلزلہ کس ماہ کی کس تاریخ کو رونما ہوگا نیز ریڈار کی حدود سے باہر کسی علاقہ میں کب یہ زلزلہ آسکتا ہے۔ ابھی حتماً کچھ کہنا ممکن نہیں۔ البتہ ایک اطمینان کا پہلو یہ ہے کہ جاپان کی عمارات کافی حد تک زلزلہ کی برداشت کرنے کی ساخت سے بنائی جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں جس چیز کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے وہ ہر ایک کی فرداً فرداً زلزلے کے وقت بچاؤ کی تدابیر اور احتیاطیں ہیں جن سے ہر ایک کو آگاہ ہونا چاہئے۔

(مکتوب جاپان سالنامہ 94ء)

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 5

بھی میرے سپرد تھی۔

اس عرصہ میں لائبریری کی موجودہ تمام کتب اور نئی خریدی جانے والی کتب کی لائبریری قواعد کے تحت مکمل کیٹالاگ تیار کی گئی کارڈ خود تیار کئے۔ انگریزی کتب کے کارڈ بھی خود ٹائپ کئے موجودہ عمارت میں لائبریری منتقل ہونے کے قریباً دس سال بعد ایک نائب اور دو تین کلرک مل گئے۔

جس وقت خاکسار نے چارج لیا اس وقت صرف ساڑھے دس ہزار کتب تھیں جو اب تک 1'16'000 سے اوپر ہو چکی ہیں یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے جون 1938ء سے 15 جولائی 1998ء تک وقف میں اور 46 سال بطور انچارج خلافت لائبریری خدمت سلسلہ کی بجاآوری کی توفیق اور مواقع بہم پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان حقیر خدمات کو اپنے فضل سے مقبول بنادے اور میرا انجام بخیر فرمائے آمین یہ امر بیان کرنا ضروری ہے کہ میری ان تمام خدمات کو تندہی کے ساتھ بجالاتے رہنا میری مرحومہ اہلیہ محترمہ صفیہ ثاقب صاحبہ جو کہ ہمارے ماموں محمد عزیز الدین صاحب کی نواسی ہیں ان کی ہی قربانی کی بدولت ہے۔ وہ خود بھی ماشاء اللہ دینیات کی کلاس علمیہ وغیرہ کی متعلمہ تھیں لجنہ مرکزیہ میں بھی مختلف فرائض ادا کرتی رہیں اور محلّہ کی لجنہ کی صدارت بھی کافی عرصہ تک ان کے پاس رہی اور سندات خوشنودی حاصل کرتی رہیں۔ انہوں نے اپنی ساری اولاد جو ماشاء اللہ چار بیٹوں اور تین بیٹیوں پر مشتمل ہے کی بہتر رنگ

اعلانات

درخواست دعا

مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب صدر محلّہ دارالنصر غربی (ب) ربوہ کی اہلیہ صاحبہ چند دن سے زیادہ بیمار ہیں۔

○ مکرم مبشر احمد صاحب شاد لکھتے ہیں۔
مکرم جاوید رشدی صاحب کوہاٹ میں چند دن سے بیمار ہیں۔

○ سرمد عدیل ابن حافظ سعید الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ کی آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے۔

○ امان اللہ امجد صاحب کارکن وقف نو کے والد محترم مشتاق احمد صاحب بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

ان سب مریضوں کی صحت کاملہ و شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب ٹھروہ ضلع سیالکوٹ مورخہ 10۔ اکتوبر کو بعمر تقریباً 90 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ 1930ء میں بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ایک طویل عرصہ تک جماعت احمدیہ ٹھروہ کے سیکرٹری مال اور چند سال کے لئے صدر جماعت احمدیہ کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ اس لئے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور 1998-10-11 کو نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی بعد میں تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

میں تربیت کی اور انہیں خدمت دین کا چسکا لگا دیا۔

میں ایک مرتبہ پھر یہ عرض کروں گا کہ جن امور کا میں نے اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ذکر کیا ہے ان کی ادائیگی میں میری اپنی ذاتی کوئی خوبی نہیں بلکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے حضرت بانی سلسلہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

گھر سے تو کچھ نہ لائے سب کچھ تیری عطا ہو۔

بقیہ صفحہ 1

سے اچھا سلوک کیا ہے میں اس سے بہتر بدلہ دوں تا میری نیک نامی ہو یا گنہگار کی خطا معاف کرتے ہوئے یہ خیال آجاتا ہے کہ میں اس سے حسن سلوک کروں گا تو اس کے دل سے بغض نکل جائے گا اور یہ میرا دوست بن کر میری تقویت کا موجب ہوگا۔ لیکن ماں جو اپنے بچہ سے محبت کرتی ہے اور اس کے لئے قربانی کرتی ہے اس میں ذرہ بھر بھی بدلہ کی خواہش نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی محبت کی بنیاد اس کی اپنی ہی قربانی پر ہوتی ہے۔ ایک عورت کے ہاں جب اولاد نہیں ہوتی تو اس کے دل میں یہ خیال نہیں پیدا ہوتا کہ میرا لڑکا ہوتا تو وہ میری خدمت کرتا۔ بلکہ اسے اولاد کی خواہش اس جذبہ کے ساتھ ہوتی ہے کہ میں اسے پالتی' اس کی خدمت کرتی' اسے کپڑے پہناتی' اسے بیاہتی' اس کے بچوں کو کھلاتی۔ غرض اولاد کی خواہش کے وقت ماں کے دل میں خدمت لینے کا ادنےٰ سے ادنےٰ احساس بھی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس خواہش کا موجب اولاد کی خدمت کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ یہی وہ نیکی کا جذبہ ہے جو انسان کے لئے سب سے بڑی نیکی ہے اور جس کے حصول کے بعد انسان کا اخلاقی وجود مکمل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کا مقام حاصل کرنے کے بعد جبکہ تم کو لینے سے زیادہ دینے کی خواہش ہوتی ہے تو وہ مقام نیکی کا بھی حاصل کرو کہ سب بنی نوع انسان تمہیں اپنے بچے نظر آنے لگیں اور ان کی خدمت کا جوش تمہارے دل میں اس طرح موجزن ہو جائے جس طرح ایک ماں کے دل میں اپنے بچہ کی محبت جوش مارتی رہتی ہے۔

سپورٹس راؤنڈ اپ

غلام مصطفےٰ تبسم صاحب

عالمی کھیلوں کے متعلق دلچسپ اور تازہ خبریں

ڈیوس کپ ٹینس

پیٹ سمپراس کا کھیلنے سے انکار

امریکہ کے عالمی نمبر ایک کھلاڑی پیٹ سمپراس نے اپنے ملک کی جانب سے ڈیوس کپ ٹینس مقابلوں کا سیمی فائنل کھیلنے سے انکار کردیا۔ امریکہ کا سیمی فائنل میں مقابلہ سپین کے ساتھ ہے۔ سمپراس کے انکار کی بظاہر کوئی وجہ سامنے نہیں آئی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عبدالقادر کا آسٹریلیا کے کلب سے معاہدہ

قومی کرکٹ ٹیم کے سابق سٹار اور معروف گگلی باؤلر عبدالقادر نے 99-1998ء سیزن کے لئے ملبورن میں کارلٹن کلب کے ساتھ ایک معاہدہ کیا ہے۔ عبدالقادر اس دوران کلب کے ساتھ کھیلنے کے علاوہ کھلاڑیوں کی کوچنگ کے فرائض بھی سرانجام دیں گے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مونیکا سیلز نے پرنس کپ جیت لیا

ٹینس کی عالمی نمبر 2۔ امریکہ کی مونیکا سیلز نے فرنچ اوپن کی فاتح سپین کی سانچز ویکاریو کو شکست دے کر جاپان میں ہونے والا پرنس کپ ڈبلیو۔ ٹی۔ اے ٹینس ٹورنامنٹ جیت لیا۔ اس ٹورنامنٹ کے جیتنے پر مونیکا سیلز کو 79 ہزار ڈالر اور سانچز ویکاریو کو 36 ہزار ڈالر کی انعامی رقم دی گئی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آسٹریلوی تیراک کا نیا ریکارڈ

آسٹریلیا کے تیراک گرانٹ یاکٹ نے ملکی چیمپئن شپ میں ورلڈ شاٹ کورس 15 سو میٹر فری سٹائل میں نیا ریکارڈ قائم کردیا۔ انہوں نے مطلوبہ فاصلہ 14 منٹ 19.55 سیکنڈ میں طے کرکے اپنے ہم وطن کیرن پارکنز کا 14 منٹ 26.52 سیکنڈ کا ریکارڈ توڑ دیا۔

ٹائی سن۔ باکسنگ کا معاملہ لٹک گیا

باکسنگ کے سابق عالمی چیمپئن مائیک ٹائی سن کے باکسنگ لائسنس کا معاملہ ایک بار پھر لٹک گیا کیونکہ وہ اپنی نفسیاتی رپورٹ مقررہ تاریخ تک باکسنگ کمیشن کو نہیں پہنچا سکے۔ واضح رہے کہ باکسنگ کمیشن نے ٹائی سن کی نفسیاتی رپورٹ 29۔ ستمبر تک طلب کی تھی' مگر ٹائی سن نے مقررہ تاریخ تک جمع نہیں کروائی جس سے لائسنس کی بحالی میں مشکل آسکتی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایان ہیلی کا نیا عالمی ریکارڈ

آسٹریلیا کی کرکٹ ٹیم کے وکٹ کیپر ایان ہیلی نے جیف مارش کا قائم کردہ 355 کھلاڑیوں کو آؤٹ کرنے کا ریکارڈ توڑ دیا آسٹریلیا اور پاکستان کے مابین پہلے ٹیسٹ سے قبل انہوں نے 353 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا تھا۔ ایان ہیلی کو نیا ریکارڈ قائم کرنے کے لئے مزید تین کھلاڑی کو آؤٹ کرنے کی ضرورت تھی۔ مارش نے یہ ریکارڈ 96 ٹیسٹ کھیل کر جبکہ ایان ہیلی نے 105 ٹیسٹ کھیل کر قائم کیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قومی ہاکی ٹیم کا تربیتی کیمپ شروع

چیمپئنز ٹرافی ٹورنامنٹ کے لئے قومی ہاکی ٹیم کا تربیتی کیمپ شروع ہوگیا۔ کیمپ میں ابتدائی طور پر 30 کھلاڑیوں کو طلب کیا گیا ہے۔ چیمپئنز ٹرافی 31۔ اکتوبر سے 4۔ نومبر تک لاہور میں کھیلی جائے گی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

لندن میں کرکٹ ورلڈ ڈریسز فیشن پریڈ

لندن میں گذشتہ دنوں ورلڈ کپ 99ء کے لئے کھلاڑیوں کے کرکٹ ڈریسز کی ایک "کٹ واک" ہوئی۔ اس واک کا اہتمام ڈریس ڈیزائننگ "ایلیکس" نے کی۔ ورلڈ کپ 99ء میں کھلاڑیوں کے لباس میں ٹیموں کے قومی نشانوں کو واضح کیا گیا ہے۔ مثلاً عالمی چیمپئن سری لنکا کے ڈریس پر شیر بنا ہوا ہے۔ واضح رہے کہ کرکٹ کا ورلڈ کپ مئی 1999ء میں انگلینڈ میں ہوگا۔ اس مرتبہ ڈریس پر کھلاڑیوں کے نام کے علاوہ نمبر بھی درج ہوگا جیسے ہاکی اور فٹ بال میں ہوتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 13- اکتوبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
14- اکتوبر- غروب آفتاب 5-40
15- اکتوبر- طلوع آفتاب 6-10

عالمی خبریں

مجاہدین کے نئے ٹھکانے

بھارتی وزیر داخلہ کرشن لال ایڈوانی نے کہا ہے کہ مجاہدین نے ہماچل پردیش میں بھی ٹھکانے قائم کر لئے ہیں۔ کشمیری مجاہدین نہایت دشوار گزار علاقوں سے پہاڑی سلسلوں کو عبور کرتے ہوئے ہماچل پردیش میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان کی نقل و حرکت کو فوج کے ذریعہ روکنا ممکن نہیں۔ مجاہدین نے سوپور اور ڈوڈا میں دو فوجی گاڑیاں بارودی سرنگوں سے اڑا دیں جس سے 14- بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ کپواڑہ میں 8- اور سری نگر میں 6 بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔

امریکی وزیر دفاع کے مشورے

امریکی وزیر دفاع ولیم کوہن نے مشورہ دیا ہے کہ طالبان ایران کے مطالبات مان لیں۔ طالبان اور ایران ایک دوسرے کو مشورے دیتے رہے تو مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ امریکہ دونوں ممالک میں کشیدگی کم کرنے کے لئے پورا زور لگائے گا۔ انہوں نے ایران کے شہاب تھری میزائل کو مغربی ایشیا کے لئے خطرہ قرار دیا اور خلیج ممالک کو کہا کہ وہ ایران کو نیا میزائل بنانے سے روکیں۔

ایران کا امریکہ پر الزام

ایران نے کہا ہے کہ امریکہ اپنا اسلحہ بیچنے کے لئے عرب ممالک اور ایران کے درمیان کشیدگی بڑھانا چاہتا ہے۔ جب کبھی خلیجی ممالک دوستانہ تعلقات کے لئے کوششیں کرتے ہیں امریکہ اپنے مفادات کی خاطر ان میں تناؤ پیدا کرنے کے لئے کمر کس لیتا ہے۔ امریکہ ایران کی فوجی طاقت سے خوفزدہ ہے۔

کلنٹن کا مواخذہ

صدر کلنٹن کے مواخذہ کے فیصلہ کے بعد عوام میں امریکی کانگریس کی مقبولیت کم ہو گئی ہے۔

مشرق وسطیٰ میں سخت فیصلے

امریکہ کے قومی سلامتی کے مشیر سینڈی برجر نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے سخت فیصلوں سے گریز نہیں کیا جائے گا۔ میری لینڈ میں ہونے والی سہ فریقی کانفرنس کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ اسرائیلی اور فلسطینی قیادت مفاہمت کے نئے جذبے سے کانفرنس میں شریک ہو۔ یہ کانفرنس 16- اکتوبر سے شروع ہو رہی ہے۔

نافرمان ممالک

ایک امریکی ماہر امور خارجہ نے آسٹریلیا میں ایک تقریب میں کہا کہ نافرمان ممالک بہت طاقتور ہو چکے ہیں آسٹریلیا اور امریکہ مل کر ان کا مقابلہ کریں۔ دہشت گرد ممالک کسی بھی وقت ہمارے خلاف خطرناک ہتھیار استعمال کر کے تباہی پھیلا سکتے ہیں۔ آسٹریلیا اور امریکہ ان ممالک سے طویل فاصلے کی وجہ سے بچتے رہے لیکن اب ایسا ہونا ممکن نہیں ہے۔

آذربائی جان کا انتخاب

صدر علیوف آذربائی جان کے دوبارہ صدر منتخب ہو گے۔ 75 سالہ علیوف نے 56 فیصد ووٹ حاصل کئے۔ پانچ مخالف امیدواروں نے دھاندلی کا الزام لگایا ہے ڈیڑھ سو سے زائد بین الاقوامی مبصرین نے انتخابات کو دیانتدارانہ قرار دیا۔

شمالی اتحاد پر حملہ

طالبان نے اپنے مخالف شمالی اتحاد پر تین اطراف سے حملہ کر دیا ہے۔ طالبان اور مخالف افواج میں تاگاب ضلع میں سخت جنگ جاری ہے۔

نیٹو کو اڈے استعمال کرنے کی اجازت

رومانیہ اور البانیہ نے نیٹو افواج کو اپنے فوجی اڈے استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ امریکہ کا طیارہ بردار جہاز آئزن ہاور اٹلی کے ساحل پر پہنچ گیا ہے۔ روس کی طرف سے سربیا کے خلاف فوجی کارروائیاں رکوانے کی کوششیں تیز کر دی گئیں۔

کشمیری مجاہدین کا میزائلوں سے حملہ

کشمیری مجاہدین نے میزائلوں سے حملہ کر کے 15 بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے۔ 45- شدید زخمی ہوئے۔ زوردار دھماکے سے چار بیرکیں چھ گاڑیاں اور سازوسامان کے ذخیرے خاکستر ہو گئے۔

ملکی خبریں

پاکستانی سرحدوں پر جنگی مشقیں

بھارتی افواج پاکستانی سرحدوں پر جنگی مشقیں کریں گی۔ یہ مشقیں راجستھان کی سرحد پر اور بحیرہ عرب میں اگلے ماہ شروع ہونگی۔ بحریہ اور فضائیہ کے علاوہ ایک لاکھ فوجی شامل ہونگے۔ بھارتی وزارت دفاع نے بتایا ہے کہ یہ معمول کی فوجی مشقیں ہیں جن کے بارے میں پاکستان کو باقاعدہ اطلاع دے دی گئی ہے۔ ان کا مقصد پاکستان پر حملہ کرنا نہیں ہے۔ جنگ شروع ہونے کا کوئی خطرہ نہیں۔

دفاع سے غافل نہیں

صدر مملکت رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ ہم اپنے دفاع سے غافل نہیں رہ سکتے جارحیت کا منہ توڑ جواب دیں گے۔

علی قلی خان مستعفی

پاک فوج کے سینئر ترین جرنیل لیفٹیننٹ جنرل علی قلی خان نے اپنی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے عہدے پر میرا حق تھا لیکن مجھے ایسی کوئی پیشکش نہیں کی گئی۔

ایڈمرل فصیح بخاری نئے چیئرمین

جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے چیئرمین کے عہدے پر اب ایڈمرل فصیح بخاری کی تعیناتی کا امکان واضح ہو گیا ہے۔ وزیراعظم نے بحریہ کے سربراہ کو نیا عہدہ سونپنے کے لئے صلاح مشورے مکمل کر لئے۔

سٹاک مارکیٹوں میں کریش

بجلی پیدا کرنے والی بہت بڑی پرائیویٹ کمپنی حب کو کے خلاف مقدمے کے نتیجے میں سٹاک مارکیٹیں سخت بحران کا شکار ہو گئیں جس سے 23- ارب روپے ڈوب گئے۔ دو شیئر ہولڈر ہسپتال پہنچ گئے۔ کراچی کی مارکیٹ میں 95 پوائنٹس کی ریکارڈ کمی ہوئی۔

سینٹ میں مخالف اتحاد

سینٹ میں شریعت بل کا راستہ روکنے کے لئے مخالف سیاسی پارٹیوں نے اتحاد کر لیا ہے۔ اس میں پیپلز پارٹی، ایم کیو ایم، اے این پی اور جمہوری وطن پارٹی (اکبر بگٹی) شامل ہیں۔ کرسچین لبریشن فرنٹ کے سربراہ شہباز بھٹی نے کہا کہ ہم نواز شریف کو مغل اعظم نہیں بننے دیں گے۔ شریعت بل کے خلاف عالمی عدالت انصاف میں جائیں گے۔

امریکہ مدد کرے

پیپلز پارٹی کے اراکین پارلیمنٹ نے امریکی سینٹ اور کانگریس سے اپیل کی ہے کہ پاکستان میں حزب اختلاف خصوصاً قائد حزب اختلاف بینظیر بھٹو کے خلاف انتقامی کارروائیاں روکنے کے لئے فوری کردار ادا کریں۔ ایک مشترکہ خط میں ان ارکان نے لکھا ہے کہ خصوصی عدالتیں قائد حزب اختلاف بینظیر بھٹو اور ارکان پیپلز پارٹی کی کردار کشی کے لئے قائم کی گئی ہیں۔

مکان برائے فروخت

خاکسار اپنا مکان واقع احمد نگر (محلہ) ربوہ فروخت کرنا چاہتا ہے جو 6 کمرے، ٹیلیفون، بجلی، میٹھا پانی، لال پمپ اور پانی کی مستقل نکاسی پر مشتمل ہے آبادی کے عین وسط میں زمین سے 3 فٹ بلندی پر ہے۔ سرگودہا روڈ سے قرب کے باعث سفر کی سہولت۔ ضرورت مند رابطہ فرمائیں۔

منصور احمد ظفر احمد نگر ربوہ ☎ 04524 211264

تیس سالہ پرانے امراض کی بفضل خدا کامیاب علاج گاہ
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور فون ۲۱۱۱۸۶
ڈاکٹر منصور احمد بھٹی — ڈاکٹر سرور کریم بھٹی
پریکٹیشنر از ۱۹۳۰ — کوالیفائیڈ ہومیو پیتھ
فون یا خط کے ذریعہ سے بھی مشورہ کر سکتے ہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
☎ دوکان 212515 رہائش 212300

100 بز خالص معیاری گرم مصالحہ جات **رضوان فوڈز**
شادی بیاہ و دیگر پارٹیوں اور گھریلو استعمال کیلئے | **گرم مصالحہ** مکمل فارمولا کے ساتھ | ہمارا تعاون آپکے خاندان کی صحت کا ضامن
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ فون 212307

ایک نئی فخریہ خدمت | اعلیٰ معیاری سٹین لیس سٹیل کے برتنوں کے ساتھ ساتھ اب ہم پیش کرتے ہیں
آپ کی فوری ضرورت
سٹین لیس سٹیل پریشر ککر
ضرورت کے مطابق نت نئے تحفوں کے ساتھ
پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ
☎ دوکان 211007 گھر 212007